اسلامی جمہوریہ پاکستان

حتمی رپورٹ

خلاصہ اور سفارشات

قومی اور صوبائی اسمبلی انتخابات
18 فروری 2008

16 اپریل 2008

یورپی یونین
انتخابی مبصر مشن

یہ رپورٹ انگریزی اور اردو میں دستیاب ہے لیکن صرف انگریزی رپورٹ کو مستند مانا جائے۔

اس رپورٹ کو یورپی یونین انتخابی مبصر مشن نے تیار کیا اور یہ پاکستان میں قومی اور صوبائی اسمبلی انتخابات - 18 فروری 2008 کے متعلق یورپی یونین انتخابی مبصر مشن (EU EOM) کے نتائج پیش کرتی ہے۔ یہ آراء یورپی کمیشن نے نہ تو اختیار کی ہیں اور نہ ہی انہیں منظور کیا ہے اور اسے کمیشن کا بیان سمجھ کر اس پر انحصار نہ کیا جائے۔ یورپی کمیشن اس رپورٹ میں شامل اعداد و شمار کی درستگی کی ضمانت نہیں دیتا، اور نہ ہی وہ اس کے کسی قسم کے استعمال کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔

I خلاصہ

18 فروری 2008 کے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں ایک مجموعی عمل نظر آیا جس میں مختلف آراء کا اظہار کیا گیا۔ یہ ایک مسابقتی انتخاب تھا اور پولنگ کے عمل کو گزشتہ انتخابات کی نسبت زیادہ عوامی اعتماد حاصل ہوا۔ ان انتخابات میں ایک زیادہ اہم کردار ذرائع ابلاغ اور سول سوسائٹی نے ادا کیا جنہوں نے اس عمل کی گہری جانچ پڑتال کی۔

تاہم، مجموعی ڈھانچے اور حالات کے تحت منعقدہ انتخابات میں سنگین مسائل درپیش رہے اور انتخابی مہم کے دوران سرکاری وسائل کے غلط استعمال اور سرکاری ذرائع ابلاغ میں سابقہ مقتدر جماعتوں کے حق میں تعصب کے باعث یکساں مواقع فراہم نہیں کیے گئے۔ اس کے نتیجے میں، مجموعی عمل حقیقی جمہوری انتخابات کے بہت سے بین الاقوامی معیاروں پر پورا اترنے میں ناکام رہا۔TP[1]PT ان میں کسی شہری کا براہ راست یا آزادانہ منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے اپنے ملک کی حکومت میں حصہ لینے کا حق (بین الاقوامی اعلامیہ برائے انسانی حقوق، آرٹیکل 21)، آزادی اظہار (بین الاقوامی اعلامیہ برائے انسانی حقوق، آرٹیکل 19)، تنظیم اور اجتماع (بین الاقوامی اعلامیہ برائے انسانی حقوق، آرٹیکل 20)، مؤثر چارہ جوئی کا حق (بین الاقوامی اعلامیہ برائے انسانی حقوق، آرٹیکل 8)، غیر امتیازی سلوک کا حق (بین الاقوامی اعلامیہ برائے انسانی حقوق، آرٹیکل 2)، اور آفاقی اور مساوی حق رائے دہی (بین الاقوامی اعلامیہ برائے انسانی حقوق، آرٹیکل 21) شامل ہیں۔ انتخابی انتظامیہ کی کارکردگی اور نتائج کے عمل میں شفافیت کا فقدان رہا۔

انتخابات سلامتی کے ایک مخدوش ماحول میں منعقد ہوئے جب تشدد کا خطرہ اور خوف کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ سیاسی جماعتوں کے اجتماعات پر ہونے والے حملوں کے نتیجے میں، انتخابی مہم کے دوران 100 سے زائد جماعتی کارکنان ہلاک ہوگئے۔ مزید برآں، اس مدت کے دوران 50 سے زائد لوگ جھڑپوں میں مبینہ طور پر ہلاک ہوئے۔ ایک اندوہناک واقعے میں پاکستان پیپلز پارٹی کی قائد بینظیر بھٹو کو 27 دسمبر 2007 کو ایک انتخابی ریلی کے دوران قتل کردیا گیا جس کے نتیجے میں ملک بھر میں وسیع پیمانے پر غم و غصہ، تشدد اور فسادات پھوٹ پڑے۔ اس پس منظر میں، انتخابی عمل کے دوران بالخصوص ووٹ ڈالنے کے دن ووٹروں، امیدواروں اور جماعتی کارکنوں، انتخابی عملے، ذرائع ابلاغ اور سول سوسائٹی کے نمائندوں اور سرکاری ملازمین کی جانب سے ایک جرأت مندانہ وابستگی دیکھنے میں آئی۔

جب انتخابی عمل شروع ہوا تو ملک میں ایمرجنسی کا نفاذ تھا اور آئین اور بنیادی حقوق کی ضمانتیں معطل تھیں۔ ججوں اور صحافیوں سمیت کئی ہزار افراد کو نظربند کردیا گیا۔ انتخابی مہم کے آغاز سے صرف ایک دن قبل ایمرجنسی اٹھائی گئی۔ ایمرجنسی کے نفاذ کے دوران چیف جسٹس سمیت بہت سے جج حضرات کو ایک انتظامی حکم کے ذریعے فارغ کردیا گیا جس سے عدلیہ کی آزادی اور قانون کی بالا دستی پر عوامی اعتماد کو دھچکا لگا۔ یہ بات خصوصی طور پر اہمیت کی حامل ہے کیونکہ انتخابی انتظامی امور کے ساتھ ساتھ انتخاب کے متعلق قانونی فیصلوں میں عدلیہ کا نمایاں کردار رہا تھا۔

---

[1] یورپی یونین کی انتخابی مشاہدہ کاری کے طریقہ کار کے مطابق، یورپی یونین انتخابی مبصر مشن (EU EOM) برائے پاکستان نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے انعقاد کا جائزہ انتخابات کے عالمی معیار کی روشنی میں لیا۔ بنیادی ماخذ بین الاقوامی اعلامیہ برائے انسانی حقوق (UDHR) تھا۔ یہ کسی حقیقی جمہوری عمل کے لئے ناگزیر بنیادی حقوق کی حمایت کرتا ہے۔

یہ رپورٹ انگریزی اور اردو میں دستیاب ہے لیکن صرف انگریزی رپورٹ کو مستند مانا جائے۔

اس رپورٹ کو یورپی یونین انتخابی مبصر مشن نے تیار کیا اور یہ پاکستان میں قومی اور صوبائی اسمبلی انتخابات - 18 فروری 2008 کے متعلق یورپی یونین انتخابی مبصر مشن (EU EOM) کے نتائج پیش کرتی ہے۔ یہ آراء یورپی کمیشن نے نہ تو اختیار کی ہیں اور نہ ہی انہیں منظور کیا ہے اور اسے کمیشن کا بیان سمجھ کر اس پر انحصار نہ کیا جائے۔ یورپی کمیشن اس رپورٹ میں شامل اعداد و شمار کی درستگی کی ضمانت نہیں دیتا، اور نہ ہی وہ اس کے کسی قسم کے استعمال کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔

انتخابات کے لئے قانونی ڈھانچہ حقیقی جمہوری انتخابات کے انعقاد کی تسلی بخش بنیاد فراہم نہیں کرتا۔ بہت سے شعبوں کو بلا کم و کاست باضابطہ کرنے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص انتخابی انتظامیہ کی خود مختاری اور اس کے کام میں خاص طور پر نتائج کے عمل کے حوالے سے شفافیت غیر تسلی بخش ہے۔ شکایات اور اپیلوں کے عمل میں بہت سی خامیاں ہیں۔ بی اے کی ڈگری یا مدرسے کی قابلیت کی قانونی شرط نے بھی بطور امیدوار کھڑا ہونے کے حق کو نقصان پہنچایا جس سے آبادی کی غالب اکثریت اس حق سے محروم رہ گئی (تقریباً 95%)۔

انتخابات سے متعلقہ افراد کی جانب سے الیکشن کمیشن آف پاکستان (ECP) کی خود مختاری اور کارکردگی پر اعتماد میں کمی نظر آئی۔ اگرچہ تکنیکی تیاریوں کا آغاز عام طور پر مؤثر طریقے سے اور بروقت ہوا اور ان میں بہتری دیکھنے کو ملی، بالخصوص تربیت اور شفاف بیلٹ بکسوں کے استعمال میں، لیکن 2002 کے انتخابات کے دوران نشاندہی کردہ سنگین مسائل کو تسلی بخش طور سے حل نہیں کیا گیا۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے عمل کار کے کلیدی شعبوں میں شفافیت کا فقدان تھا اور اس نے سیاسی جماعتوں اور دیگر متعلقہ افراد سے حسب ضابطہ مشاورت نہیں کی۔ اس نے عمل کے ان مختلف پہلوؤں کی مکمل ذمہ داری نہیں اٹھائی جن پر اس کا کنٹرول ہونا چاہیے تھا۔ اس میں ریٹرننگ افسران کے کام کی نگرانی، سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کے لئے ضابطہ اخلاق کا نفاذ، عملے کی تربیت، ووٹروں کی تعلیم، شکایات کا حل اور دوبارہ گنتی اور دوبارہ پولنگ کرانا شامل ہیں۔

اندازاً کل 16 کروڑ آبادی میں سے انتخابات میں حصہ لینے والے اندراج شدہ ووٹروں کی تعداد تقریباً 8 کروڑ 10 لاکھ تھی۔ تاہم ووٹروں کے اندراجی عمل میں پائی جانے والی کوتاہیوں اور 2002 کے اعداد و شمار شامل کرنے کا نتیجہ ناقابل اعتماد انتخابی فہرستوں کی صورت میں نکلا جس میں غیر معمولی تعداد میں دوہرے اندراج، غلط اندراج اور فروگزاشتیں تھیں۔ نتیجے کے طور پر، سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی میں انتخابی فہرستوں کی درستگی اور حیثیت پر اعتماد میں کمی واقع ہوئی۔ 2002 کے اعداد و شمار کے 2 کروڑ 60 لاکھ اندراجوں میں (جنہیں اگست 2007 میں سپریم کورٹ کے ایک حکم کے بعد شامل کیا گیا) لوگوں کی ایک غیر معمولی تعداد اس وجہ سے ووٹ نہ ڈال سکی کہ ان کے پاس مطلوبہ قومی شناختی کارڈ نہیں تھا۔ اس سے زیادہ تر دیہی علاقوں میں بسنے والے غرباء اور خواتین متاثر ہوئے۔ احمدیوں (جنہیں حکومت پاکستان مسلمان تسلیم نہیں کرتی) کو ایک الگ ووٹر فہرست میں اندراج کے لئے کہا گیا جو کسی معقول جواز کے بغیر ایک امتیازی عمل تھا، اس کے نتیجے میں انہوں نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا۔

انتخابی مہم مدہم اور سست روی کا شکار رہی لیکن اس میں مختلف آراء سامنے آئیں جن میں صدر مملکت، حکومت اور مقتدر جماعتوں پر کچھ تنقید بھی شامل تھی۔ زیادہ تر انتخابی مہم چھوٹے اجلاسوں یا گھر گھر رابطوں کی صورت میں رہی۔ چند ایک ہی بڑی ریلیاں نکالی گئیں۔ بہت سی سیاسی جماعتوں نے، بالخصوص بلوچستان میں، اس عمل کے بائیکاٹ کی ترغیب دی۔ ناظمین (بلدیاتی حکومت کے اداروں کے منتخب سربراہان) انتخابی مہم کی سرگرمی میں براہ راست ملوث تھے اور سرکاری وسائل کا وسیع پیمانے پر غلط استعمال نظر آیا جو اکثر و بیشتر سابقہ مقتدر جماعتوں کے امیدواروں کے توسط سے تھا۔ مخالف سیاسی جماعتوں کے کارکنوں اور ایجنٹوں کو پولیس کی جانب سے ہراساں کرنے کی مصدقہ اطلاعات بھی موصول ہوئیں۔

2002 کے انتخابات کے بعد سے، شہریوں کو دستیاب معلوماتی ذرائع میں غیر معمولی حد تک اضافہ ہوچکا ہے اور ذرائع ابلاغ کا ماحول زیادہ متنوع اور متحرک ہوچکا ہے۔ تاہم، انتخاب کے عرصے سے قبل اور اس کے دوران ذرائع ابلاغ پر لگائی گئی پابندیوں اور دباؤ نے آزادی اظہار اور عوام کا معلومات کی وصولی کا حق کافی محدود کردیا۔ اس کے باوجود، نجی ذرائع ابلاغ کے اداروں نے امیدواروں اور مدمقابل سیاسی جماعتوں کو جامع اور متنوع کوریج دی۔ اس کے برخلاف، سرکاری نشریاتی ادارے توازن قائم کرنے کی اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے میں ناکام رہے اور وہ صدر مملکت، حکومت اور پی ایم ایل کیو (پاکستان مسلم لیگ قائداعظم) کو تو بھرپور کوریج دیتے رہے جبکہ دیگر جماعتوں

کی کوریج انتہائی محدود رہی۔ ذرائع ابلاغ کے اداروں کی انتخاب کے دن اور نتائج جمع کرنے کی کوریج نے اس عمل کی جانچ پڑتال میں اپنا کردار ادا کیا جسے دھاندلی کی کوششوں کو روکنے کے سلسلے میں اہم قدم تصور کیا گیا۔

اگرچہ قانون خواتین کے سیاسی حقوق کو تحفظ فراہم کرتا ہے لیکن عملی طور پر ان حقوق کو استعمال کرنے کی راہ میں بھاری رکاوٹیں موجود ہیں۔ انتخابی عمل کے تمام پہلوؤں میں خواتین کی نمائندگی، بطور ووٹر، عام نشستوں کی امیدوار، انتخابی اہلکار، اور سیاسی جماعتوں میں، کم رہی۔ خواتین کو اپنا ووٹ کا حق استعمال کرنے کے قابل بنانے کی قانونی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے سلسلے میں ناکافی اقدامات کیے گئے۔ یہ ذمہ داریاں آئین، خواتین کے سیاسی حقوق کا کنونشن (CPRW) اور خواتین کے خلاف امتیاز کے خاتمے کا کنونشن (CEDAW) میں متعین ہیں جن کا پاکستان ایک ریاستی فریق ہے۔ مزید برآں، الیکشن کمیشن آف پاکستان نے بعض علاقوں میں متعلقہ افراد کی جانب سے خواتین کو انتخابی شمولیت سے محروم رکھنے کے لئے کیے جانے والے معاہدوں سے نمٹنے کے لئے کچھ نہیں کیا۔

گزشتہ انتخابات کی نسبت سول سوسائٹی نے خاص طور پر انتخاب کے دن اور اس سے قبل ملک کے اندر مشاہدہ کاری کے ذریعے زیادہ اہم کردار ادا کیا۔ ان میں سب سے زیادہ قابل ذکر آزاد اور منصفانہ انتخابات کے نیٹ ورک (FAFEN) کا تشکیل شدہ ایک جامع پروگرام تھا جس میں انتخابی مہم پر مشاہدہ کاری اور اطلاعات کاری کی گئی اور انتخاب کے دن ووٹ کا ایک متوازی جدول بنایا گیا۔ اگرچہ آزاد اور منصفانہ انتخابات کے نیٹ ورک (FAFEN) کے 18,000 سے زائد مبصرین کو مشاہدہ کاری کی اجازت دی گئی، لیکن ایک تہائی اضلاع میں یہ انتظامی طور پر ایک مشکل عمل رہا۔ انتخاب کے دن آزاد اور منصفانہ انتخابات کے نیٹ ورک کے مبصرین ان تمام پولنگ اسٹیشنوں یا حلقوں تک رسائی حاصل نہ کرسکے جہاں نتائج مرتب کیے جارہے تھے۔

یورپی یونین کے مبصرین نے اپنے دورے کے دوران پولنگ اسٹیشنوں میں ووٹ ڈالنے اور گنتی کے عمل کو بالعموم مستحسن قرار دیا اگرچہ بعض جگہ کچھ بدنظمی اور ضابطے کی بے قاعدگیوں کا مشاہدہ ہوا۔ مثبت پیش رفت میں ماضی کی نسبت پولنگ کا بہتر تربیت یافتہ عملہ اور شفاف بیلٹ بکس اور پہلی بار معیاری ووٹنگ اسکرینوں کا استعمال تھا۔ تاہم، بالخصوص خواتین پولنگ اسٹیشنوں پر مسائل بھی نظر آئے۔ ان میں ووٹ کی رازداری کے تحفظ میں ناکامی، روشنائی کو غلط طریقے سے لگانا اور چیک کرنا، عمومی بدنظمی اور ابہام، اور خواتین کے لئے تسلی بخش پولنگ بوتھوں کا فقدان تھا۔ شفافیت کے عمل میں ایک مثبت پیش رفت کے طور پر، امیدواروں کی نمائندگی کرنے والے ایجنٹ ان پولنگ اسٹیشنوں کی اکثریت میں موجود تھے جن کا دورہ کیا گیا اور انہیں بالعموم نتائج کی نقول موصول ہوئیں۔ تاہم، شفافیت کے بنیادی حفاظتی اقدامات کے خلاف تقریباً دو تہائی پولنگ اسٹیشنوں پر نتائج کو عوامی طور پر آویزاں نہیں کیا گیا۔

اگرچہ یورپی یونین کے مبصرین نے اپنے دورہ کیے جانے والے حلقوں میں نتائج کو مرتب کرنے اور انضمام کے عمل کو بالعموم مستحسن قرار دیا لیکن دونوں صورتوں میں شفافیت کے بنیادی حفاظتی اقدامات کی مزید خلاف ورزیاں کی گئیں۔ مبصرین (بشمول یورپی یونین انتخابی مبصر مشن) کو نتائج مرتب کرنے کے عمل تک ہمیشہ رسائی فراہم نہیں کی گئی اور پولنگ اسٹیشن نے حلقہ وار نتائج کو نہ تو حلقے کی سطح پر اور نہ ہی انٹرنیٹ پر شائع کیا، جس کا الیکشن کمیشن آف پاکستان نے وعدہ کیا تھا۔

یورپی یونین انتخابی مبصر مشن (EU EOM) بہت سے حلقوں میں مشکوک نتائج سے آگاہ ہے جن میں ایسے پولنگ اسٹیشن بھی شامل ہیں جہاں ووٹروں کی تعداد ناقابل اعتبار حد تک زیادہ تھی اور جیتنے والے امیدواروں کے ووٹوں کا فرق بھی مشکوک تھا۔ اس سے بے ضابطگی کے امکان کی نشاندہی ہوتی ہے جو انتخابی حکام کی جانب سے تحقیقات کی متقاضی ہے۔ تاہم، الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ایسے اقدامات کا آغاز نہیں کیا اور اس کی بجائے ناکام امیدواروں کی درج

کردہ شکایات کو بظاہر بلا سوچے سمجھے مسترد کردیا اور اس طرح دوبارہ گنتی اور دوبارہ پولنگ کے ذریعے داد رسی کے سریع اور مؤثر نظام سے اجتناب کیا۔

شکایات اور اپیلوں کے طریقہ کار پر اعتماد کی کافی کمی ہے۔ نتائج کی اشاعت سے قبل، داد رسی کے لئے اعلیٰ عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹایا جاسکتا تھا۔ تاہم، ان عدالتوں کی خودمختاری کو اس حقیقت سے نقصان پہنچا کہ تمام ججوں نے متنازعہ عبوری آئینی حکم (2007) کے تحت حلف اٹھایا تھا اور ان کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ صدر مشرف اور سابقہ مقتدر جماعتوں سے زیادہ قریب ہیں۔ حتمی نتائج کی اشاعت کے بعد، امیدواران صرف انتخابی ٹریبونلز میں ہی قانونی چیلنجز دائر کرسکتے تھے جو کہ چیف الیکشن کمشنر کے مقرر کردہ حالیہ یا سابقہ ججوں پر مشتمل تھے۔ خود مختار تقرری کے نظام کے فقدان کے ساتھ ساتھ نااہلی کے ریکارڈ (2002 کے انتخابات کی 39 قانونی عرضداشتوں پر ابھی فیصلہ نہیں ہوا) نے اعتماد میں مزید کمی پیدا کی۔ عام طور پر، انتخابی جرائم کی سزا سے بچ نکلنے کا ایک مستقل کلچر بھی موجود ہے جس میں انتہائی کم عدالتی مقدمات چلائے گئے ہیں۔

انتخابی عمل ابھی ادھورا ہے۔ بعض حلقوں میں ابھی انتخابات ہونا باقی ہیں اور بعض مقدمات اعلیٰ عدالتوں اور ٹریبونلز میں چل رہے ہیں۔ مجموعی انتخابی عمل میں تاحال اصلاحات کی گنجائش موجود ہے جنہیں انفرادی پولنگ اسٹیشنوں کے نتائج کی اشاعت، عرضداشتوں کو مؤثر، شفاف اور فوری طور پر نمٹانے اور مبینہ انتخابی جرائم کی تحقیقات کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ طویل مدت میں، بین الاقوامی معیار کے تحت انتخابات کے ڈھانچے اور حالات میں اصلاح لانے کے لئے سرکاری حکام اور سیاسی جماعتوں کی جانب سے مناسب سیاسی ارادے کا مظاہرہ ناگزیر ہے۔ اس پس منظر میں، اس رپورٹ کے اختتام پر تفصیلی سفارشات شامل کی گئی ہیں۔ کلیدی سفارشات درج ذیل ہیں:

1. خود مختار عدلیہ کو یقینی بنانے کے اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ انتخابی عمل کی مؤثر نگرانی کی جاسکے۔
2. چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اراکین کی تقرری متعلقہ افراد کی مشاورت سے مشروط ہو اور اس میں خودمختاری کا خیال رکھا جائے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی تنظیم نو کی جائے اور اسے چاہیے کہ اپنے زیر اختیار تمام کاموں کی مکمل ذمہ داری اٹھائے۔ انتخابی انتظامیہ کو شفاف اور مشاورتی انداز سے کام کرنا چاہیے۔
3. انتخابی قانون سازی کا مشاورتی انداز میں جائزہ لیا جائے، مثال کے طور پر کل جماعتی آئینی جائزہ کمیٹی کے ذریعے۔ مخصوص حل طلب معاملات میں انتخابی انتظامیہ کی خود مختاری اور شفافیت، شکایات اور اپیلوں کے طریقے کار اور امیدواری کی شرائط شامل ہیں۔
4. خود مختارانہ تقرری کے حامل ججوں کو انتخابی اپیلوں کو بروقت انداز سے نمٹانا چاہیے۔ انتخاب سے متعلقہ وسیع الرائے افراد کو عرضداشتیں پیش کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔
5. قانون میں ترمیم کی جائے اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کو چاہیے کہ وہ گنتی اور نتائج جمع کرنے کے تمام طریقے کار کی مکمل جانچ پڑتال کو یقینی بنانے کے لئے ہدایات کا اجراء اور نفاذ کرے۔ اس میں حلقے اور انٹرنیٹ پر پولنگ اسٹیشن کے تفصیلی نتائج کو فوری آویزاں کرنا شامل ہے۔
6. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو ایک درست اور مکمل انتخابی فہرست کی تیاری کی مکمل ذمہ داری اٹھانی چاہیے۔ اسے نیشنل ڈیٹابیس اور رجسٹریشن اتھارٹی (NADRA) کے ساتھ مل کر تمام ایسے اندراج شامل کرنے چاہئیں جو اس کی فہرست میں نہ ہوں (یا تو نئی فہرست سے یا پھر انتخابی فہرست 07 سے)۔ حاصل کردہ اعداد و شمار دوہرے اندراج کی روک تھام کے لئے ملک بھر میں جامع جانچ پڑتال سے مشروط ہوں۔

7. اگر اندراج اور/یا ووٹ ڈالنے کے لئے صرف کمپیوٹرائزڈ/قومی شناختی کارڈوں (C/NIC) کی اجازت ہو تو کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں کے حصول میں آسانی پیدا کی جائے تاکہ شرکت کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہو۔

8. آزادی اظہار "مناسب پابندیوں" (آئین، آرٹیکل 19) کی بجائے "لازمی" پابندیوں سے مشروط ہو اور ذرائع ابلاغ کی سرگرمیوں کو باضابطہ کرنے والے قانونی ڈھانچے کی اصلاح کی جائے۔ ذرائع ابلاغ کے مواد پر پابندیوں میں کمی لائی جائے اور واضح تعریفیں متعارف کرائی جائیں۔

9. سرکاری ذرائع ابلاغ کو واضح اور شفاف ضوابط قائم کرنے چاہئیں تاکہ کسی انتخابی مہم کے دوران اس کی خبروں اور امور عامہ کی نشریات کے غیر جانبدارانہ ہونے کو یقینی بنایا جاسکے۔

10. حکومت کو انتخابی عمل میں خواتین کی انتہائی کم نمائندگی میں اصلاح کے لئے، خواتین کے سیاسی حقوق کے کنونشن (CPRW) اور خواتین کے خلاف امتیاز کے خاتمے کے کنونشن (CEDAW) کے تحت اپنی کوششیں تیز کرنی چاہئیں۔ اس ضمن میں سیاسی جماعتوں کا بھی اپنے اندرونی چلن، پالیسی ایجنڈے، امیدوار کی نامزدگی اور ووٹر کی آگاہی کے ذریعے غیر معمولی کردار ہے۔

پاکستانی سرکاری حکام نے بعض اصلاحات کیں، مثال کے طور پر تربیت اور شفاف بیلٹ بکس کے استعمال کے ذریعے۔ تاہم، انتخابات کے ڈھانچے اور حالات میں جن دیگر مسائل کی نشاندہی کی گئی وہ ابھی باقی ہیں۔ یورپی یونین انتخابی مبصر مشن (EU EOM) کو یہ جان کر مسرت ہوئی کہ انتخابات کے بعد جن تمام سیاسی جماعتوں سے اس نے ملاقات کی انہوں نے انتخابی اصلاح سے اپنی زبردست لگن کے بارے میں بتایا۔ یورپی یونین انتخابی مبصر مشن پاکستان میں انتخابی عمل کو بہتر بنانے کے سلسلے میں یورپی یونین اور وسیع بین الاقوامی برادری کی پاکستانی حکام، سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی کے ساتھ مل کر کام کرنے پر آمادگی سے واقف ہے اور پاکستانی عوام کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ حقیقی جمہوری انتخابات کے بین الاقوامی معیاروں کے مطابق انتخابات منعقد کرتے رہیں۔

II سفارشات

مندرجہ ذیل سفارشات انتخابی عمل اور متعلقہ شعبوں کو بہتر بنانے کے لئے پاکستانی حکام، سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی اور بین الاقوامی برادری کے غور و عمل کے لئے پیش کی جاتی ہیں:

U<u>قانونی ڈھانچے کو بہتر بنائیں</u>

1. ایک خود مختار عدلیہ کسی بھی جمہوری ریاست کی ایک عمومی شرط ہے۔ عدلیہ کی خود مختاری کے تحفظ اور اسے یقینی بنانے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں۔ اس سے انتخابی عوامل کی مؤثر غیر متنازعہ ثالثی اور نگرانی میں مدد ملے گی۔
2. آئین سمیت انتخابی قانون سازی کا ایک مشاورتی، شراکتی انداز میں جائزہ لیا جائے، مثال کے طور پر ایک کل جماعتی آئینی جائزہ کمیٹی کے ذریعے۔ ایک متحدہ انتخاب کا قانون تیار کیا جائے اور انتخابات سے متعلق دیگر متن میں ضرورت کے مطابق ترمیم کی جائے (جیسا کہ مجموعہ تعزیرات)۔ انتخابی عمل کے مختلف اجزاء کے لحاظ سے سرکاری حکام کو حاصل آزاد استحقاق میں ترامیم کی جائیں۔ مخصوص حل طلب معاملات میں انتخابی انتظامیہ کی خود مختاری اور شفافیت، شکایات اور اپیلوں کے طریقے کار، امیدواری کی شرائط اور عدالتی اختیارات کی قانونی حد بندی شامل ہیں۔ دستوری ذمہ داریوں کے حوالے سے نگران حکومت کے اختیار اور کارکردگی کا بھی واضح تعین کیا جاسکتا ہے۔
3. بی اے کی ڈگری یا اس کے مساوی تعلیمی سرٹیفکیٹ کی شرط کو ختم کرتے ہوئے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کا امیدوار بننے کی شرائط کو بین الاقوامی معیار کے تحت لانا چاہیے۔ اخلاقی نوعیت کے اہلیت اور نااہلیت کے مبہم معیار پر نظرثانی کی جائے۔
4. قانون میں ترمیم کی جائے تاکہ امیدوار کسی بھی انتخاب میں صرف ایک حلقے میں انتخاب لڑ سکیں۔
5. انتخابی جرائم پر نظر ثانی کی جائے تاکہ ان میں زیادہ متناسب سزائیں شامل کی جاسکیں۔ کسی انتخاب کے بائیکاٹ کی ترغیب کوئی جرم نہیں کیونکہ ووٹ ڈالنے کا حق، ووٹ نہ ڈالنے اور اس رائے کا اظہار کرنے کی آزادی پر بھی مشتمل ہے۔ جرائم تحقیقات سے مشروط ہوں اور سزاؤں کے ہمراہ استغاثہ مسلسل، متناسب اور شفاف انداز سے عائد کیا جائے۔ قانون کے ممانع اثر کو فروغ دینے کے لئے ایسے مقدمات کی سماعت بر وقت انداز میں کی جائے۔
6. آئین کے تحت وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (FATA) اور وفاقی کے زیر انتظام شمالی علاقوں (FANA) میں بسنے والوں کے لئے بھی پاکستان کے دیگر شہریوں کی مانند بنیادی سیاسی آزادیوں اور شہری حقوق کی فراہمی کو یقینی بنانے کے اقدامات کیے جائیں۔ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (FATA) میں سیاسی جماعتوں پر عائد پابندیوں کو ختم کیا جائے اور علاقے میں جماعتی انتخابات متعارف کرائے جائیں۔

U<u>انتخابی انتظامیہ کی خود مختاری اور استعداد کو ترقی دیں</u>

7. قانون میں ترمیم کی جائے تاکہ چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے عہدوں پر تقرریاں متعلقہ افراد کی مشاورت سے ہوں۔ مثال کے طور پر، قومی اسمبلی وسیع سیاسی اتفاق رائے سے انتخاب کرسکتی ہے۔ اہلیت کی توسیع کرتے ہوئے اس میں اعلیٰ عدلیہ کے اراکین کے علاوہ لوگ بھی شامل کیے جاسکتے ہیں۔ قانون کو الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اراکین کے عہدے کی میعاد کی تصریح کرنی چاہیے۔
8. الیکشن کمیشن آف پاکستان پر عوام کے لئے باقاعدہ رپورٹیں جمع کرانا لازم ہو اور اسے اپنی سرگرمیوں کے لئے قومی اسمبلی کے سامنے جوابدہ ٹھہرایا جاسکے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو اپنے وسیع اختیارات استعمال کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ اس کی

تمام ذمہ داریوں پر مکمل عملدرآمد ہورہا ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی اپنی قانونی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں ناکامی سپریم کورٹ کے احکامات سے مشروط ہو۔

9. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو ضروری پیشہ وارانہ عملہ مہیا کیا جائے اور اس کی تنظیم نو کی جائے تاکہ اس کی جانب سے مطلوبہ سروسز کی پیشہ وارانہ فراہمی کے لئے صلاحیتوں کی بنیاد اور انتظامی ڈھانچے کی موجودگی کو یقینی بنایا جاسکے۔ قانونی معاملات اور شکایات، رسد/آپریشنز، تربیت اور ووٹر کی تعلیم کے معاملات سے نمٹنے کے لئے الگ الگ شعبے قائم کیے جائیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ذیلی دفاتر کی سرگرمیاں مرکزی انتظامی رہنمائی اور نگرانی سے مکمل مشروط ہوں۔ شعبوں کے درمیان مکمل رابطوں اور ادارے کی یک جہتی کو یقینی بنانے کے لئے نظام تشکیل دیے جائیں۔ ٹھیکے پر دی جانے والی کوئی بھی سرگرمیاں الیکشن کمیشن آف پاکستان کی انتظامیہ کے مکمل ماتحت ہوں اور ان میں تسلسل کا خیال رکھنے کے لئے ان کو عمدہ دستاویزی شکل دی جائے۔

10. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو اپنی اصلاح کی نگرانی کے لئے ایک حکمت عملیانہ منصوبہ اور اپنی ہر سرگرمی کے لئے کام کے انتظامی منصوبے تفصیل سے تیار کرنے چاہئیں۔

11. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو متعلقہ افراد سے باقاعدگی سے باضابطہ مشاورت کرنی چاہیے، بالخصوص سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی سے۔ ادارے پر مبنی مشاورتی نظام اور متعلقہ افراد کے فورم نچلی سطح پر حلقوں تک قائم کیے جائیں۔

12. تمام ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران اور ریٹرننگ افسران مکمل طور پر مرکزی انتظامیہ کے ماتحت ہوں اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سامنے مکمل جوابدہ ہوں۔ اگر ان عہدوں پر عارضی تقرریاں کی جائیں، تو انتخاب سے متعلقہ افراد سے مشاورت کی جائے، بالخصوص سیاسی جماعتوں سے، اور مجوزہ تقرریوں کے خلاف اعتراضات کے لئے ایک مؤثر اور بروقت نظام قائم کیا جائے۔ ان عہدوں پر کام کرنے والے سرکاری ملازمین اس دوران اپنی مستقل ملازمت کی ذمہ داریاں سرانجام نہ دیں۔

13. پولنگ کے عملے کی تقرری نامزدگیوں کے ایک آزاد نظام پر مبنی ہونی چاہیے جس میں اعتراضات بھی داخل کیے جاسکیں۔ اس عمل پر اعتماد میں اضافہ کرنے کے لئے، تقرریوں میں سرکاری ملازمین کے علاوہ دوسروں کو بھی موقع دینے پر غور کرنا چاہیے، اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے بجٹ میں اس کے لحاظ سے تبدیلی کی جائے۔

14. الیکشن کمیشن آف پاکستان اس بات کو یقینی بنائے کہ پولنگ کا تمام عملہ صرف ایک ڈیوٹی پولنگ اسٹیشن پر تعینات کیا جائے اور انہیں ڈاک کے ذریعے اپنا ووٹ ڈالنے کا مناسب وقت ملے۔ پولنگ کے عملے میں آخری لمحات میں تبدیلیاں لانے سے گریز کیا جائے اور عوامی جواز فراہم کرنے کے لئے اسے تحریری شکل میں لایا جائے۔

U انتخابی انتظامیہ کی جانچ پڑتال اور شفافیت کو بہتر بنائیں

15. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو اپنی تمام کارروائیوں میں شفافیت لانی چاہیے (جسے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے جمہوریت کے فروغ اور استحکام کی قرارداد میں جمہوری ترقی کا لازمی جزو تسلیم کیا گیا ہے)۔ خاص طور پر:

(i) الیکشن کمیشن آف پاکستان کو اپنے اجلاسوں کے شیڈول کو باضابطہ کرنے اور اس کی تشہیر کی ضرورت ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والے تمام فیصلے فوری طور پر عوام کے لئے دستیاب ہوں۔

(ii) تمام جاری کردہ اندرونی ہدایات فوری طور پر عوام کے لئے دستیاب ہوں۔

(iii) صوبوں، اضلاع اور حلقوں سے حاصل شدہ معلومات مرکزی سطح پر جمع کی جائیں اور مقامی سطح کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ پر بھی عوام کے لئے دستیاب ہوں (مثال کے طور پر

درج کردہ شکایات، ڈاک کے ذریعے بھیجی گئی درخواستوں کی تعداد، پولنگ اسٹیشنوں کے مقامات، پولنگ اسٹیشنوں کے نتائج)۔

(iv) الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ویب سائیٹ کو مزید ترقی دی جائے اور اس میں مکمل طور پر تازہ ترین معلومات فراہم کی جائیں۔

16. قانون میں مبصرین کے حقوق اور ذمہ داریوں کی واضح تقسیم کے لئے ترمیم کی جائے اور وہ امیدواروں، ان کے ایجنٹوں اور مبصرین کو نتائج جمع کرنے سمیت انتخابی عمل کے تمام مراحل تک آزادانہ رسائی کی ضمانت دے۔

17. الیکشن کمیشن آف پاکستان خصوصی ضوابط اور رہنما ہدایات کے اجراء اور اپنے عملے کی تربیت کے ذریعے ایجنٹ اور مبصر کی جانچ پڑتال کا خیال رکھنے کو یقینی بنائے۔ مبصرین کو سرکاری اجازت دینے میں آسانی پیدا کی جائے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو مبصر گروپوں کے ساتھ باقاعدہ مشاورت کرنی چاہیے۔

18. الیکشن کمیشن آف پاکستان تمام پولنگ اسٹیشنوں پر ایجنٹوں اور مبصرین کو گنتی کے گوشوارے دینے اور انہیں فوری طور پر آویزاں کرنے کو یقینی بنائے۔

19. پولنگ اسٹیشن کے تفصیلی نتائج کو حلقے اور انٹرنیٹ پر سرعت سے آویزاں کرنے کے لئے قانون میں ترمیم کی جائے۔ تمام پولنگ اسٹیشنوں کے نتائج سرکاری ویب سائیٹ پر فوری اشاعت کے لئے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو جمع کرائے جائیں۔

20. کسی فیس کی ادائیگی یا غیر ضروری انتظامی بوجھ کے بغیر انتخاب سے متعلقہ تمام دستاویزات انتخابی انتظامیہ کے تمام مراحل پر عوامی معائنے کے لئے دستیاب ہوں۔

U<u>انتخابی فہرست کو بہتر بنائیں</u>

21. الیکشن کمیشن آف پاکستان ایک درست اور مکمل انتخابی فہرست تیار کرے اور اس کی مسلسل تجدید سے مشروط امکان پر غور کرے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو نیشنل ڈیٹابیس اور رجسٹریشن اتھارٹی (NADRA) کے ساتھ مل کر تمام ایسے اندراج شامل کرنے چاہئیں جو اس کی فہرست میں نہ ہوں (یا تو نئی فہرست سے یا پھر انتخابی فہرست 07 سے)۔ حاصل کردہ اعداد و شمار دوہرے اندراج کی روک تھام کے لئے ملک بھر میں جامع جانچ پڑتال سے مشروط ہوں۔

22. الیکشن کمیشن آف پاکستان اور دیگر سرکاری اداروں کے درمیان انتخابی فہرست پر نظرثانی کے لئے ضروری معلومات کے سلسلے میں بہتر رابطہ کاری ہونی چاہیے، مثال کے طور پر وفات پا جانے والے افراد یا وہ لوگ جنہیں کسی مجاز عدالت نے فاتر العقل قرار دیا ہو۔

23. الیکشن کمیشن آف پاکستان اس بات کو یقینی بنائے کہ نتائج آویزاں کرنے کی مدت کی بہتر تشہیر کی گئی ہے، غیر حتمی انتخابی فہرست کسی حلقے میں بہت سے مقامات پر دستیاب ہے اور یہ کہ درستگیاں کرانے کا عمل قابل رسائی اور مستعد ہے۔

24. انتخابی فہرستوں کے ایکٹ 1974 کے سیکشن 18 کے تحت انتخابی فہرستوں میں لائی گئی تبدیلیوں کے طریقے کار بمطابق عمل واضح طور پر متعین ہوں اور جواز اور جانچ پڑتال سے مکمل طور پر مشروط ہوں۔

25. الیکشن کمیشن آف پاکستان 18 برس کی عمر کے افراد کا اندراج کروانے کی سرگرم کوششیں کرے۔

26. اگر ووٹ ڈالنے کے لئے کمپیوٹرائزڈ/قومی شناختی کارڈ (CNIC) کی شرط ہو، تو کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ (CNIC) کا حصول آسان بنایا جائے تاکہ انتخابی عمل میں حصہ لینے کی راہ میں کوئی حقیقی رکاوٹ نہ ہو۔ کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ (CNIC) کا بلا معاوضہ اجراء کرکے مالی رکاوٹوں کو ختم کیا جائے۔ نادرا کی رسائی کو توسیع دی جائے بالخصوص نظرانداز اور کم نمائندگی یافتہ گروپوں تک جیسا کہ خواتین، دور افتادہ علاقوں میں رہائش پذیر دیہی آبادیاں،

معذوری کا شکار افراد، ملک کے اندر بے وطن افراد، اور خانہ بدوش، بے گھر یا عارضی رہائش گاہوں میں مقیم افراد۔

Uحلقوں کو مساوی بنائیں

27. مستقبل میں حدود متعین کرنے کی کارروائی کے دوران، الیکشن کمیشن آف پاکستان اس بات کو یقینی بنائے کہ حدود بند حلقے سائز میں تقریباً برابر ہوں تاکہ مساوی بنیادوں پر حق رائے دہی کا اصول برقرار رکھا جاسکے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان ووٹروں کی تعلیم اور معلومات کو توسیع دے

28. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو اندراج آویزاں کرنے کے عرصے اور انتخاب کے دن سے پہلے ووٹروں کی تعلیم کا ایک وسیع پروگرام منعقد کرنا چاہیے تاکہ ووٹروں کو اپنے حقوق اور مواقع سے پوری طرح آگاہ رکھنے کو یقینی بنایا جائے۔ اس میں ان گروپوں کو بالخصوص ہدف بنانا چاہیے جو اس عمل سے روایتی طور پر محروم ہیں جیسا کہ خواتین اور نوجوان۔

29. الیکشن کمیشن آف پاکستان تمام ووٹروں کو اپنے اندراج کی انفرادی تفصیلات کی واضح معلومات فراہم کرے جن میں انتخابی فہرست کا نمبر شمار اور مقرر کردہ پولنگ اسٹیشن اور اس کا محل وقوع شامل ہو۔ اس قسم کی بنیادی معلومات کی فراہمی کے لئے سیاسی جماعتوں پر انحصار نہیں ہونا چاہیے۔

پولنگ اور نتائج کے عمل کو ترقی دیں

30. الیکشن کمیشن آف پاکستان اپنے ضوابط اور طریقے کار پر نظر ثانی اور اس کے مطابق ترامیم کرے۔ تمام فارموں کی بناوٹ ازسر نو ترتیب دی جائے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ان میں مکمل معلومات شامل ہوں اور وہ استعمال میں آسان اور مرکزی سطح پر مکمل اعداد و شمار کو مرتب کرنے کے لئے برقی طریقوں سے جمع کروانے کے قابل ہوں۔

31. ادارے کے اندر موجود تربیت کاروں کو تمام ریٹرننگ افسران اور پولنگ کے عملے، بشمول اضافی عملے کو صارف دوست کتابچوں کی مدد سے مکمل تربیت دینی چاہیے۔

32. پولنگ اسٹیشنوں، ان کے صحیح مقامات اور تعینات ووٹروں کی فہرست عوام تک انتخاب کے دن سے کافی عرصہ پہلے پہنچائی جائے (مثال کے طور پر انتخاب کے دن سے کم از کم ایک ماہ پہلے)۔ پولنگ اسٹیشنوں کے مقامات اور ان کی تقسیم کی مابعد تبدیلیاں صرف غیر معمولی حالات میں کی جائیں، جس میں کسی بھی تبدیلی کی صورت میں عوام کے لئے تحریری وضاحت شامل ہو۔

33. ڈاک کے ذریعے ووٹ ڈالنے کے طریقے کار اور چلن پر نظر ثانی کی جائے تاکہ اہلیت رکھنے والے افراد اس انتظام کو باآسانی سمجھ لیں۔

34. پولنگ کے طریقے کار میں کی جانے والی ترامیم میں ہر پولنگ اسٹیشن کو اجراء کیے گئے اضافی بیلٹ پیپرز کی تعداد اور انفرادی بیلٹ بکس سیل نمبروں کا ریکارڈ رکھنے کا ضابطہ شامل ہونا چاہیے۔ بیلٹ پیپر میں ہر امیدوار کے نشان کے سامنے ایک خانہ ہونا چاہیے جہاں ووٹروں کو اپنی ترجیحات کا ریکارڈ رکھنا ہوگا۔ پولنگ کے اختتام پر ہم آہنگی کے طریقے کار کو مستحکم کرنا چاہیے، مثال کے طور پر انتخابی فہرست میں نشان زد ناموں کی تعداد کو اجراء شدہ بیلٹ پیپروں کی تعداد سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

35. نتائج کو مرتب کرنے اور آپس میں جمع کرنے کو باہم ملا کر ایک عمل بنا دیا جائے۔ اس کے لئے پریذائیڈنگ افسران کو پولنگ اسٹیشن میں گنتی کے دوران بیلٹ پیپروں کی درستگی کا تعین کرنا ہوگا اور انتخاب کے دن بذریعہ ڈاک وصول ہونے والے بیلٹ پیپرز کا حتمی وقت پولنگ کے

اختتامی شیڈول کے مطابق ہو (انتخاب کی رات حلقے کے نتائج جمع کرنے کے عمل میں فوری شمولیت کے لئے)۔

36. حلقے میں نتائج جمع کرنے کے عمل کے دوران پولنگ اسٹیشن کے گنتی کے گوشوارے کی درستگی معیاری انداز سے چیک کی جائے۔

37. الیکشن کمیشن آف پاکستان اس عمل میں ان لوگوں کی شمولیت کے لئے فعال اقدامات اٹھائے جو روایتی طور پر نظرانداز کیے گئے ہیں، مثال کے طور پر، خواتین، معذور افراد، ملک کے اندر بے وطن افراد اور خانہ بدوش۔ اس میں ووٹروں کے اندراج کا ایک توسیعی پروگرام، پولنگ اسٹیشن کی نشاندہی پر موزوں غور اور بذریعہ ڈاک ووٹ ڈالنے کا توسیعی استعمال شامل ہو۔

38. فوج اور پولیس کے سربراہان کو اپنے ماتحتوں کے لئے احکامات جاری اور نافذ کرنے چاہئیں کہ وہ اپنے انتخابی فرائض کے دوران، یونیفارم میں، سرکاری گاڑیوں میں یا اپنے اسٹیشنوں پر سیاسی حمایت کا اظہار نہ کریں۔ تمام ملازمین کی ضرورت کے مطابق بذریعہ ڈاک بیلٹ پیپر بھیجنے کی حوصلہ افزائی کریں۔

شکایات اور اپیلوں کے طریقے کار میں بہتری لائیں

39. ایک واضح ڈھانچہ قائم کیا جائے تاکہ شکایات پہلے تو الیکشن کمیشن آف پاکستان کو انتظامی طور پر درج کرائی جائیں اور خارج ہونے یا عدم تسلی پر شکایت کنندگان پھر عدالتوں میں اپیل دائر کرسکتے ہیں۔

40. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو انتخابی انتظامیہ کے تمام مراحل پر درج کردہ شکایات کے انتظام کے لئے ایک شکایتی نظام قائم کرنا چاہیے۔ شکایات کے عمل میں کردار اور ذمہ داریوں، بالخصوص تحقیقات کے حوالے سے، کی وضاحت کے لئے دیگر سرکاری اداروں کے ساتھ حفظ مراتب طے کیے جائیں۔ تمام شکایات کا فوری جائزہ لیا جائے اور جہاں ضرورت ہو تحقیقات کی جائیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو فعال انداز سے شکایات کو حل کرنے اور ضرورت کے مطابق داد رسی فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی شکایت کی تحقیقات ایسا شخص نہ کرے جو دراصل عملدرآمد کا ذمہ دار ہو۔

41. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو فوری جانچ پڑتال کے لئے شکایات، جوابات، فیصلوں اور نتائج کے مکمل ریکارڈ فراہم کرنے چاہئیں۔

42. انتخابی نتائج سے متعلقہ شکایات کے لئے، الیکشن کمیشن آف پاکستان ضرورت کے مطابق وضاحت کرے، دوبارہ گنتی اور از سرنو پولنگ سرانجام دے تاکہ مبینہ مسائل کو تیز رفتاری اور مؤثر انداز سے حل کیا جائے جس میں پیچیدہ اور گراں قانونی ذرائع کے انتخاب کی ضرورت نہ پیش آئے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو دوبارہ گنتی کرنے اور از سر نو پولنگ کرنے کی وجوہات کی پیشگی وضاحت کرنی چاہیے۔

43. ٹریبونلز یا اعلیٰ عدالتوں کو مؤثر چارہ جوئی کا امکان فراہم کرنے کے لئے انتخابی اپیلوں ("عرضداشتوں") کو بروقت انداز سے نمٹانا چاہیے۔ موجودہ نظام الاوقات کا جائزہ لیا جائے، جس میں شامل عرضداشتوں کے وقت کے دورانیوں میں کمی لانے پر غور کیا جائے، تاکہ اپنی نشست سے مستعفی ہونے والے امیدواروں کی جگہ آنے والوں کو طویل مدت تک عہدے پر برقرار رہنے کے بعد اپنی نشستوں سے محروم نہ ہونا پڑے۔ انتخابی نتائج کو چیلنج کرنے والی انتخابی عرضداشتوں کے نظام الاوقات پر سختی سے عملدرآمد کیا جائے۔ عدالتی قواعد میں بمطابق ترامیم کی جائیں اور ٹریبونلز اور عدالتوں کو مناسب وسائل فراہم کیے جائیں۔

44. ٹریبونلز ججوں یا ریٹائرڈ ججوں پر مشتمل ہوں جن کا تقرر خود مختارانہ طور پر کیا گیا ہو۔ متعلقہ افراد کے اعتماد کو یقینی بنانے کے لئے مشاورتی عمل شروع کیا جائے۔ اس عمل میں صدر اور چیف الیکشن کمشنر کو ملوث نہیں ہونا چاہیے۔

45. انتخابی عرضداشتیں داخل کرنے والوں کے زمرے کو توسیع دی جائے تاکہ اس میں سیاسی جماعتیں، سول سوسائٹی کے ادارے اور ووٹر بھی شامل ہوسکیں۔

سیاسی اور انتخابی مہم کا ماحول بہتر بنائیں

46. آزادی نقل و حرکت، تنظیم، اجتماع اور اظہار کا احترام کیا جائے اور کوئی بھی لگنے والی پابندیاں محدود، متناسب اور انتہائی ضروری وجوہات کی بناء پر ہوں اور ان وجوہات کی شفافانہ انداز سے اطلاع دی جائے۔

47. نگران حکومت کی بناوٹ کی ضرورت اور اثر کا جائزہ لیا جائے۔ مستقبل کی کسی نگران حکومت کا اختیار، فعالیت اور غیر جانبداری قانون میں واضح طور پر متعین ہو۔ نگران عہدوں پر تقرری اتفاق رائے سے ہو اور اس پر اعتراض کی آزادی ہو۔ نگران حکام کو کسی بھی صورت میں انتخابی مہم کی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہونا چاہیے۔

48. الیکشن کمیشن آف پاکستان سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی کے اداروں کے ساتھ مشاورت کے ذریعے سیاسی جماعتوں اور مدمقابل امیدواروں کے لئے ضابطہ اخلاق پر نظر ثانی کرے۔ نفاذ کرنے کے نظام قائم کیے جائیں اور ان کی مسلسل پاسداری کی جائے۔ ضابطہ اخلاق میں عدم تعمیل پر قانون کے زیر اختیار متناسب پابندیاں ہونی چاہئیں۔

49. اس بات کو یقینی بنانے کے لئے واضح ہدایات جاری اور نافذ کی جائیں کہ ناظمین اور دیگر سرکاری ملازمین انتخابی عمل میں دخل اندازی نہ کریں اور یہ کہ سرکاری وسائل کسی (ایک یا زائد) سیاسی جماعت یا امیدوار کے حق میں استعمال نہ ہوں۔ کسی بے قاعدگی پر فوری کارروائی کی جائے اور ذمہ دار افراد کو سزا دی جائے۔ سیاسی جماعتوں اور مدمقابل امیدواروں کے لئے تیار کردہ ضابطہ اخلاق میں انتخاب لڑنے والوں کے لئے یہ شرط شامل ہو کہ وہ انتخابی مہم کے مقاصد کے لئے عوامی وسائل استعمال نہیں کریں گے۔

50. انفرادی امیدواروں کے انتخابی اخراجات پر مالی حد کا جائزہ لیا جائے۔ ہر امیدوار اور سیاسی جماعت کو چاہیے کہ وہ اخراجات اور وصول کردہ مالی امداد کے ذرائع کی تفصیل عوامی سطح پر بتائے۔ عدم تعمیل کی صورت میں امیدوار یا اس کی سیاسی جماعت پر یہ پابندی عائد کرنے پر غور کیا جائے کہ وہ ظاہر نہ کی گئی اضافی رقم واپس کرے۔

سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی سرگرمیوں کو بہتر بنائیں

51. زیادہ مساوی مواقع کی فراہمی اور چندے دینے والے دولت مند افراد پر انحصار کم کرنے کے لئے سرکاری امداد کے ساتھ ساتھ بلواسطہ امداد کی فراہمی پر بھی غور کیا جائے (جیسا کہ سرکاری ٹی وی اور ریڈیو پر مفت وقت)۔ ایسی امداد کے لئے واضح اور شفاف اصول قائم کیا جائیں اور ان کا مسلسل اطلاق ہو۔

52. سیاسی جماعتوں کو جماعت کے اندر جمہوریت کو ترقی اور جماعت کی رکنیت میں شمولیت اور جوابدہی کو فروغ دینا چاہیے تاکہ جماعتوں کو نمائندہ اداروں کے طور پر تیار کیا جاسکے (سیاسی، صوبائی اور قومی سطح پر اپنے سیاسی مؤقف وضع کرنے کے لئے)۔

53. مدمقابل امیدواروں کے ایجنٹوں کو زیادہ بہتر نگرانی کا کردار ادا کرنے کے لئے تربیت دیں۔ مثال کے طور پر، ایجنٹوں کو پتا ہو کہ شکایات کیسے درج کرانی ہیں، انتخابی جرائم کی کیسے اطلاع دینی ہے اور یقینی بنایا جائے کہ وہ پولنگ اسٹیشن کے گنتی کے گوشوارے کی نقل حاصل کرسکیں۔

ذرائع ابلاغ کی آزادی کو مستحکم کریں

54. آزادی اظہار آئین کی آرٹیکل 19 میں ترمیم کے ذریعے، قانون کی "مناسب پابندیوں" کی بجائے "لازمی" پابندیوں سے مشروط ہو۔

55. ذرائع ابلاغ کی سرگرمیوں کو منضبط کرنے والے قانونی ڈھانچے پر نظرثانی اور اصلاح ہو، بالخصوص پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (PEMRA) آرڈیننس 2007، نام نہاد رضاکارانہ ضابطہ اخلاق اور پریس، اخبارات، اخباری ایجنسیوں اور کتابوں کی رجسٹریشن آرڈیننس 2007۔ ذرائع ابلاغ کے مواد پر پابندیوں میں کمی لائی جائے اور واضح تعریفیں متعارف کرائی جائیں تاکہ قانونی ابہام سے بچا جاسکے۔ پہلے سے موجود قوانین کی جگہ لینے والی دیگر شرائط کو منسوخ کیا جائے۔

56. ذرائع ابلاغ انتخابی مہموں کے دوران سرکاری حکام اور مقتدر افراد کے ساتھ کوئی ترجیحی سلوک نہ کریں۔

57. سرکاری حکام کو صحافیوں کو دھمکانے، ان پر دباؤ ڈالنے یا ان پر حملے کرنے کے خلاف مؤثر اقدامات اٹھاتے ہوئے ذرائع ابلاغ کی خود مختاری کو فروغ دینا چاہیے۔ ایسے اقدامات میں بلا اجازت گرفتاری سے تحفظ اور صحافیوں کو دھمکانے اور ان پر حملے کرنے کے مرتکب افراد کے خلاف قانونی کارروائی شامل ہے۔

58. حکام کو چاہیے کہ وہ لائسنس دینے کا ایک آزاد اور شفاف نظام قائم کریں جس کے ذریعے زمینی نظام کے نجی نشریاتی اداروں کو مزید آزادی ملے جس پر ابھی سرکاری اجارہ داری ہے۔ نجی ریڈیو اسٹیشنوں کو قومی اور بین الاقوامی خبریں، معلومات اور تجزیے پیش کرنے کی اجازت دینی چاہیے۔

59. ذرائع ابلاغ کو پیشہ وارانہ اہلیت اور اخلاقی پیمانوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انتخابات اور سیاسی تقریبات کا عام انداز سے احاطہ کرنا چاہیے۔ اشاعت سے قبل ماخذین اور حقائق کی تصدیق کرلینی چاہیے اور اغلاط کی فوری تصحیح کرنی چاہیے۔ پیشہ وارانہ اہلیت میں تربیتی پروگراموں کی تیاری اور تعلیمی نصاب سے اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

سرکاری ذرائع ابلاغ

60. سرکاری زیر کنٹرول ذرائع ابلاغ (پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پاکستان) پر اختیار اور نگرانی وزارت اطلاعات سے پیمرا کو منتقل کردی جائے۔ سرکاری نشریاتی اداروں کو بھی اسی قانون سازی سے مشروط ہونا چاہیے جو دیگر برقی ذرائع ابلاغ کے لئے ہے (فی الوقت پیمرا آرڈیننس 2007) اور انہیں کوئی رعایت نہیں ملنی چاہیے۔

61. کسی انتخابی مہم کے دوران اپنی خبروں اور حالات حاضرہ کی نشریات کو غیر جانبدارانہ رکھنے کو یقینی بنانے کے لئے سرکاری ذرائع ابلاغ کو واضح اور شفاف طریقے کار شامل کرنے چاہئیں۔ اس چیز میں واضح فرق رکھنا چاہیے کہ حکام کی اپنے منصب کے لحاظ سے سرگرمی کیا ہے اور انتخابی مہم سازی کیا ہے۔

پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (PEMRA)

62. پیمرا آرڈیننس میں اپنے اراکین کے انتخاب کے لئے زیادہ شفاف معیار ہونا چاہیے۔ رکنیت کے لئے درکار شرائط اور قابلیتیں واضح طور پر بیان ہوں، عوامی طور پر دستیاب ہوں اور ان کی توثیق کی جاسکے۔ اراکین کا برقی ذرائع ابلاغ کے شعبے میں مسلمہ تجربہ ہو۔ پیمرا اراکین کا تقرر کرنے کے لئے متعلقہ افراد کا گروپ زیادہ متنوع ہو۔

63. برقی ذرائع ابلاغ کے لئے ضابطہ اخلاق (انتخاب کی کوریج) میں کم سخت شرائط ہونی چاہئیں اور اسے انتخاب سے متعلقہ افراد کی مشاورت سے دوبارہ تیار کیا جائے۔ یہ ذرائع ابلاغ، مدمقابلین اور عوام کو عوامی سطح پر دستیاب ہو۔

64. جابرانہ اقدامات کے ذریعے ادارتی سطروں پر پیمرا کے کنٹرول کا خاتمہ ہونا چاہیے، جیسا کہ کیبل کی تقسیم کے نظام میں بلا اطلاع رکاوٹ ڈالنا۔ اس کی بجائے پیمرا کو برقی ذرائع ابلاغ کے متنوع مواد اور متعلقہ ضوابط کی تعمیل کی نگرانی کرنی چاہیے۔

65. پیمرا کے ضوابط کا نفاذ ایک شفاف، غیر امتیازی اور ضوابط پر عمل پیرا انداز سے کیا جائے۔

66. پیمرا کو ذرائع ابلاغ کے شعبے کے لئے اپنے ادارے کے اندر طریقے کار اور ضوابط کو منظم کرنے میں آگاہی کی اندرونی سطوح بلند کرنی چاہئیں۔ اس میں ذرائع ابلاغ کی نگرانی کے شعبے میں ابدافی تربیت شامل ہونی چاہیے۔

انتخابی عمل میں سول سوسائٹی کے کردار کو وسعت دیں

67. سول سوسائٹی کو شہری تعلیم اور ووٹروں کی تعلیم میں زیادہ نمایاں کردار ادا کرنا چاہیے، بالخصوص دیہی علاقوں اور خواتین کی شرکت کے لحاظ سے۔ سول سوسائٹی ضابطہ اخلاق کے متعلق آگاہی میں اضافہ کرسکتی ہے جس میں اس عمل کے ان اجزاء پر خصوصی زور دیا گیا ہو جو روایتی طور پر مسائل کا باعث بنتے رہے ہیں، جیسا کہ ناظمین اور بلدیاتی حکومت کے اہلکاروں کا کردار۔

68. ملکی مبصرین کو اپنی مشاہدہ کاری میں توسیع کرتے ہوئے پولنگ اسٹیشنوں کی ایک بڑی تعداد کو شامل کرنا چاہیے اور حلقے میں نتائج جمع کرنے کے عمل کا زیادہ احاطہ کیا جائے۔ ملکی مبصرین کو اس عمل کے دیگر اجزاء پر بھی توجہ مرکوز کرنی چاہیے جیسا کہ ووٹر کا اندراج اور انتخابی مہم کے لئے مالی چندہ۔

خواتین کی شرکت کو فروغ دیں

خواتین بطور ووٹر

69. نادرا کو چاہیے کہ وہ کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کے اندراج کے لئے خواتین کو ہدف بنانے کی خصوصی کوششیں کرے کیونکہ یہ ووٹ ڈالنے کے ساتھ ساتھ دیگر کئی معاملات میں بھی ضروری ہیں۔ دھوکہ دہی سے بچنے کے لئے تمام کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں پر تصاویر شامل کی جائیں۔

70. الیکشن کمیشن آف پاکستان اس بات کو یقینی بنانے کے لئے خصوصی اقدامات کرے کہ انتخابی فہرست پر موجود مرد و خواتین کا تناسب اپنے رائے دہندگان کے حصے کی نمائندگی کرتا ہے۔ اگر ووٹروں کے اندراج کے لئے فہرست کا طریقہ استعمال کیا جائے تو الیکشن کمیشن آف پاکستان کو چاہیے کہ وہ فہرستیں تیار کرنے والی خواتین بھرتی کرے اور انہیں تربیت دے تاکہ خواتین کے اندراج میں آسانی ہو، بالخصوص دیہی اور قدامت پسند علاقوں میں جہاں گھرانوں کے مرد سربراہ گھرانے کی خواتین اراکین کی موجودگی کو تسلیم کرنے میں مزاحم ہوں۔

71. ایک شہری تعلیم کی مہم شروع کی جائے جو مرد و خواتین دونوں کو اپنا ہدف بنائے اور ان کے سامنے واضح کرے کہ خواتین کے لئے شناختی کارڈ کا حامل ہونا، ووٹ ڈالنے کے لئے اندراج کرانا اور ووٹ ڈالنے کے لئے جانا کیوں اہم ہے۔ سول سوسائٹی، الیکشن کمیشن آف پاکستان، وزارت ترقی خواتین (MoWD) اور سیاسی جماعتوں، سب کا اس میں کردار ہے۔

72. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو یقینی بنانا چاہیے کہ خواتین پولنگ اسٹیشنوں کی تعداد موزوں ہے، کہ وہ قابل رسائی اور بہتر جگہ پر موجود ہیں اور ان کے اندر حالات موزوں ہیں۔

73. الیکشن کمیشن آف پاکستان اور سرکاری حکام ان معاہدوں کے خلاف سخت کارروائی کرسکتے ہیں جو خواتین کو ووٹ ڈالنے سے روکتے ہیں۔ آر او پی اے میں ترمیم کی جائے جو ٹریبونلز کی جانب سے مستعفی ہونے والے امیدوار کی جگہ آنے والے امیدوار کو اس صورت میں نااہل قرار دے اگر اس بات کا ثبوت ملے کہ امیدوار یا اس کے انتخابی ایجنٹ یا اس کی ملی بھگت سے

کسی دیگر فرد نے اس معاہدے میں شرکت کی جو خواتین کو ووٹ ڈالنے یا انہیں بطور امیدوار کھڑا ہونے سے روکتا ہے۔

خواتین بطور امیدوار اور منتخب اداروں میں

74. خواتین امیدواروں اور منتخب نمائندوں (بعد ازاں مقامی سطح کے سیاست دانوں کے لئے وزارت ترقی خواتین کی جانب سے چلائے گئے خواتین کے سیاسی اسکول) کی مدد اور تربیت اور سیاسی جماعتوں میں شامل مرد و خواتین میں آگاہی پیدا کرنے کے پروگراموں پر عملدرآمد کیا جائے۔

75. مخصوص نشستیں مقرر کرنے کے نظام کی تبدیلی پر غور کیا جائے تاکہ خواتین براہ راست منتخب (مرد و خواتین دونوں کے ووٹ حاصل کرتے ہوئے) ہو کر آسکیں اور اپنے حلقے کے مسائل کی جانب توجہ دے سکیں۔TP[2]PT بلدیاتی اداروں کی طرح مخصوص نشستوں کے تناسب میں 33% تک اضافہ خواتین کی تسلی بخش تعداد کے آگے آنے کے مواقع میں اضافہ کرے گا جس سے ان کو خواتین کے مسائل پر کام کرنے میں مدد ملے گی۔ اسمبلیوں میں موجود کمیٹیوں میں بھی خواتین کی کچھ تعداد کو شامل کرنے پر غور کیا جاسکتا ہے۔

76. سیاسی جماعتوں کو اپنی قیادت اور فیصلہ سازی کے عہدوں کا کچھ تناسب خواتین کو دینا چاہیے۔

خواتین انتخابی انتظامیہ میں

77. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو ایک صنف پر مبنی پالیسی اختیار کرنی چاہیے اور اس پر عملدرآمد کے لئے ایک آزمودہ کار شخص کو ذمہ دار بنایا جائے جس کا مقصد انتخابی عوامل اور انتخابی انتظامیہ کی ہر سطح پر خواتین کی شرکت میں اضافہ ہو۔

78. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو خواتین پولنگ اسٹیشنوں پر زیادہ خواتین عملے کی فراہمی کے خصوصی اقدامات کرنے چاہئیں جس میں خواتین عملے کے لئے اضافی سیکیورٹی اور ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی شامل ہو۔

79. الیکشن کمیشن آف پاکستان کو صنف کی تقسیم کے لحاظ سے انتخاب سے متعلقہ معلومات کی ڈیٹا بیس تیار رکھنی چاہیے۔ اس قسم کی ڈیٹا بیس میں مندرجہ ذیل کے متعلق اعداد و شمار ہوں:

(i) بلحاظ حلقہ اندراج شدہ خواتین ووٹروں کی تعداد اور تناسب، اور آبادی میں ان کے حصے کے لحاظ سے حلقے کی سطح پر موازنہ۔

(ii) حلقے کے لحاظ سے ووٹ ڈالنے والی خواتین کی تعداد۔

(iii) عام نشستوں کے لئے خواتین امیدواروں کی تعداد اور تناسب، سیاسی جماعت سے وابستگی/خود مختار ہونے کے لحاظ سے۔

(iv) الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اپنے عملے کی صنف کے لحاظ سے تقسیم۔

غیر مسلم اقلیتوں کی شراکت کو فروغ دیں

80. احمدی ووٹروں کے لئے الگ فہرست اور اس کے ہمراہ یہ شرط ختم کردینی چاہیے کہ وہ ختم نبوت کے متعلق حلفیہ اقرار کریں۔

[2] خواتین کی حیثیت پر مختلف سرکاری کمیشنوں نے سفارشات پیش کی ہیں کہ 20% سے 33% نشستیں خواتین کے لئے مخصوص کی جائیں اور وہ براہ راست منتخب ہو کر آئیں، جبکہ 1997 کی کمیشن رپورٹ خواتین کے انتخاب کے بہت سے ممکنہ طریقے پیش کرتی ہے، صفحات 13-15۔

81. شہری تعلیم اور آگاہی کی مہموں کے ذریعے مذہبی اقلیتوں کے لوگوں کی انتخابی فہرستوں اور ووٹ دینے کے لئے آنے کی تعداد میں اضافہ کرنے کی کوششیں کریں۔

82. مخصوص نشستوں کو مقرر کرنے کے نظام کو بدلنے پر غور کیا جاسکتا ہے تاکہ وہ براہ راست منتخب ہو کر آئیں اور اپنے حلقے کے مسائل حل کرنے کی جانب توجہ دیں۔ سیاسی جماعتوں کو اپنے منشوروں میں مذہبی اقلیتوں کے مسائل شامل کرنے چاہئیں۔

انسانی حقوق سے وابستگی کا استحکام

83. پاکستان کو اقوام متحدہ کے شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے سے اتفاق کرتے ہوئے انسانی حقوق سے اپنی وابستگی کا مزید مظاہرہ کرنے پر غور کرنا چاہیے۔